مودی یا ممتا۔ مغربی بنگال کے مسلمان کریں گے فیصلہ

ممتا بنرجی ثابت کر چکی ہیں کہ وہ ایک سیکولر مزاج اور اقلیت نواز وزیر اعلیٰ ہیں

ڈاکٹر صباح اسماعیل ندوی

ابھی یہ بات بہت پرانی نہیں ہوئی ہے کہ مغربی بنگال میں ہر طرف ایک ہی پرچم لہراتا تھا اور وہ تھا مارکسی کمیونسٹ پارٹی کا سرخ جھنڈا۔ کہنے والے کہتے تھے کہ تیس سالوں میں یہ پارٹی اتنی مضبوط ہو چکی ہے کہ مزید تیس سالوں تک اس کو یہاں سے کوئی طاقت ہلا نہیں سکتی۔ یہ بات غلط ثابت ہو گئی۔ 2011 کی اسمبلی الیکشن میں ریاست کے مظلوم و محکوم اور مجبور و مقہور عوام نے 34 سالہ مارکسی حکومت کو 'مغفور و مرحوم' بنا کر چھوڑ دیا۔

کمیونسٹ پارٹی دراصل غریبوں اور مزدوروں کی پارٹی تھی مگر حکومت کی کرسی پر طویل عرصے تک قابض رہنے کے بعد سارے غریب امیر بن گئے تھے اور سارے امیروں کو انہوں نے غریب بنا ڈالا تھا۔ سیکولرزم کے نام پر انہوں نے کچھ اچھے کام ضرور کئے مگر اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کو اہمیت دینے کی ضرورت کبھی محسوس نہیں کی۔ ریاست میں فساد نہ ہوا اور مسلمان جی بھر کر گوشت کھاتے رہیں اس سے زیادہ کی انہوں نے کبھی فکر نہیں کی۔ مسلمان تعلیم، تجارت، ملازمت ہر ضروری میدان میں پچھڑتے چلے گئے اور سچر کمیٹی جیسی سرکاری رپورٹوں نے ثابت کر دیا کہ مغربی بنگال کے مسلمان بدترین حالات سے دوچار ہیں۔ یہ شاید عام مسلمانوں کی بد دعا ہی تھی جس نے سی پی ایم کا بیڑہ غرق کر دیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے پوری ریاست سرخ سے نیلی ہو گئی۔

ممتا بنرجی اس ریاست کی وزیر اعلیٰ بنیں تو ان کے سامنے بہت سارے چیلنجز تھے۔ کمال کی بات یہ ہے کہ انہوں نے ہر چیلنج کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور پانچ سالوں میں ریاست کی شکل بدل کر دکھا دی۔ ممتا بنرجی کے مخالفین کچھ بھی کہیں مگر وہ اس سچائی کا کیسے انکار کر سکتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ مغربی بنگال کی حیثیت سے پورے ریاست کی ملکہ ہونے کے باوجود انہوں نے ٹالی گنج کا اپنا غریب خانہ تبدیل نہیں کیا۔ وہ وزارت علیا کی کرسی پر براجمان ہونے سے پہلے بھی ہوائی چپل پہنتی تھیں آج بھی اسی کو پہن کر ادھر سے ادھر بھاگتی پھر رہی ہیں۔ ترنمول کانگریس کے بعض لیڈران پر مالی بدعنوانی کے الزامات لگے ہیں (یہ الزامات ابھی زیر تحقیق ہیں۔ دونوں طرف سے اس کے بارے میں الگ الگ باتیں کی جا رہی ہیں، جب تک دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی نہیں ہو جاتا، آخری بات کہنے کا حق کسی کو حاصل نہیں ہے) اس کے باوجود ایک اکیلی محترمہ ممتا بنرجی میں جتنی خوبیاں ہیں وہ ان تمام خامیوں کی کمی کو پورا کرنے کے لیے اور ہر برائی سے نمٹ کر اس کی جگہ اچھائی کو نافذ اور لاگو کرنے کے لیے کافی ہیں۔ شاید اسی لیے وہ یہ کہتی ہیں کہ پہلے بھی آپ نے مجھ پر بھروسہ کیا تھا آج بھی آپ مجھ پر بھروسہ رکھیے۔ میں ہر حال میں عوام کو فائدہ پہنچانے اور ریاست کو ترقی کی شاہراہ میں آگے لے جانے کی کوشش کرتی رہوں گی اور اس میں ضرور کامیابی حاصل کروں گی۔

اس الیکشن میں ایک مرتبہ پھر سے فیصلہ مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ وہی جس کو چاہیں گے اس ریاست کا بادشاہ بنائیں گے۔ ترنمول کانگریس کے مقابلے میں سی پی ایم اور کانگریس نے مشترکہ محاذ بنایا ہے یہ محاذ دونوں کی مجبوری تھی۔ یہ دونوں ہی پارٹیاں اتنی کمزور ہو چکی ہیں کہ دونوں مل کر

بھی کوئی طاقت نہیں بن سکی ہیں۔سی پی ایم اتنی بری طرح ٹوٹ کر بکھری ہے کہ وہ کاغذ پر بھی ٹھیک سے جمع نہیں ہو پا رہی ہے۔کانگریس کو مضبوط شکل میں کم از کم نئی نسل نے تو یہاں کبھی نہیں دیکھا ہے۔ملکی سطح پر بی جے پی نے اس کی جو درگت بنائی ہے اس سے سنبھلنے کی صورت اسے اب تک نظر نہیں آ رہی ہے۔یہ دونوں پارٹیاں آپس میں شدید اختلافات رکھتی ہیں مگر اس کے باوجود مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ تھامنے ہی میں عافیت محسوس کی ہے۔

اس مشترکہ محاذ نے بی جے پی کے سامنے امید کا چراغ روشن کر دیا ہے۔بی جے پی اس وقت مرکز پر براجمان ہے اور ملک کے ایک بڑے حصے میں اس کا پرچم لہرا رہا ہے اس لئے وہ چاہتی ہے کہ مغربی بنگال میں بھی اپنا جھنڈا گاڑ دے۔اس کے لئے وہ تمام طریقے اختیار کر رہی ہے۔الیکشن کمیشن اور مرکزی ملٹری فورس کا استعمال وہ اس طرح کرنا چاہتی ہے کہ اس کو زیادہ سے زیادہ فائدہ ملے۔وزیر اعظم نریندر مودی بار بار یہاں چکر لگا رہے ہیں۔ریڈیو اور اخبارات میں مرکزی اسکیموں کا تذکرہ کر کے عوام کو لبھانے کی پوری کوشش ہو رہی ہے۔شاید نریندر مودی جی کو یہ لگنے لگا ہے کہ شاید اس بار مغربی بنگال میں کچھ انوکھا کارنامہ انجام دیا جا سکتا ہے۔

بی جے پی کیا ہے؟ نریندر مودی کون ہیں؟ آر ایس ایس کیا چاہتی ہے؟ یہ سب باتیں سب کو پتہ ہیں۔مغربی بنگال کے عوام خوب جانتے ہیں کہ اس وقت پورے ملک میں کیا ہو رہا ہے،فسطائی طاقتوں نے ہندوستان جنت نشان کو یرغمال بنا رکھا ہے۔بھگوا قوتیں پورے ملک کو زعفرانی رنگ میں ڈبو کر ہر ہر مہادیو کا نعرہ لگانا چاہتی ہیں۔مسلمانوں کے لئے گوشت کھانا ہی حرام قرار نہیں دیا جا رہا ہے بلکہ ان پر دال روٹی بھی حرام کی جا رہی ہے۔اسلامی شناخت کی حفاظت کرنا تو بڑی بات ہے اس کا تذکرہ کرنا بھی گناہ عظیم قرار دیا جا رہا ہے۔مسلمانو کو شودروں اور چماروں سے بھی حقیر مقام پر لے جا کر کھڑا کرنے کی ہر ممکن کوشش ہو رہی ہے۔آر ایس ایس کی اس ناپاک سازش کے خلاف مغربی بنگال اور ترنمول کانگریس کی سربراہ اعلیٰ ممتا بنرجی پوری شان سے کھڑی ہیں اور ان کو یہاں فسطائی سرگرمیوں کے لئے کوئی موقع نہیں دے رہی ہیں۔ایسے میں بی جے پی چاہتی ہے کہ وہ مغربی بنگال کو کسی بھی حال میں فتح کر لے۔وہ جانتی ہے کہ مغربی بنگال پر اس کا قبضہ ہو گیا تو پورے ہندوستان پر اس کا قبضہ ہو جائے گا۔

سوال یہ ہے کہ مغربی بنگال کے مسلمان اپنے ووٹ منتشر کر کے خود بھی منتشر ہو جائیں گے یا عقلمندی کے ساتھ اپنے ووٹ ایک جگہ دے کر بی جے پی کو اس کے ناپاک ارادوں میں ناکام بنا دیں گے۔مغربی بنگال اسمبلی الیکشن کا نتیجہ صرف ریاست کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل نہیں ہے یہ پورے ملک کے لئے نہایت اہم ہے۔بنگال میں سیکولر طاقتوں کی شکست پورے ملک میں سیکولر طاقتوں کی شکست کا سبب بن جائے گی۔اگر مغربی بنگال میں بی جے پی ناکام ہو گئی تو اس کا وہ خواب بھی ادھورا رہ جائے گا جس کے ذریعہ وہ پورے ملک میں بھگوا جھنڈا لہرانا چاہتی ہے۔اس وقت پورا سیکولر ہندوستان بڑی امیدوں کے ساتھ مغربی بنگال کے مسلمانوں کی طرف دیکھ رہا ہے کہ وہ اپنی سیاسی بصیرت اور شعور کا استعمال کر کے مومنانہ اور دانش مندانہ قدم اٹھاتے ہیں یا اندھی حمایت وحماقت کا مظاہرہ کر کے مغربی بنگال اور ہندوستان کو فسطائی طاقتوں کے حوالے کر دیتے ہیں۔

حالات بتاتے ہیں کہ عام ہندوستانیوں کی طرح مسلمانوں کے یہاں سیاسی شعور بہتر ہوا ہے۔وہ جذبات میں قدم اٹھانے کے بجائے ہوش وحواس میں وہی قدم اٹھائیں گے جو ریاست اور ملک دونوں کیلئے مناسب ہے۔اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ مودی کا مقابلہ کرنے کے لئے بہت زیادہ طاقت وہمت اگر کسی سیاسی قائد اور رہنما کے اندر ہے تو وہ ممتا بنرجی ہیں اور اس بات کی گواہی پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جہاں تک بات اقلیتوں سے ہمدردی اور خیر خواہی کی ہے تو اس میں بھی ممتا بنرجی اپنی مثال آپ ہیں۔ان کا پانچ سالہ دور حکومت گواہ ہے کہ انہوں نے اقلیت نوازی کی ایسی مثال پیش کی کہ وہ خود ان کیلئے ایک مسئلہ بن کر رہ گئی۔ان کی مسلم دوستی کی وجہ سے بعض شدت پسندوں نے ان کا نام 'ممتاز بیگم' تجویز کر دیا۔ان کا افطار پارٹیوں میں جانا، خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کے مزار پر عقیدت ومحبت کے پھول اور چادر بھجوانا، عید کی نماز کے موقع پر عام مسلمانوں کو مبارکباد دینے کیلئے ریڈ روڈ عیدگاہ میں حاضر ہوجانا، عیدالاضحیٰ اور یوم عاشورہ کے موقع پر احترام واحتیاط کو ملحوظ رکھتے ہوئے درگا پوجا وسرجن کو ایک روز ملتوی کرا دینا، یہ سب باتیں کچھ لوگوں کو پسند آئیں تو کچھ لوگوں کو ناگوار بھی گزری ہیں مگر انہوں نے کبھی کسی کی پرواہ نہیں کی۔انہوں نے پہلی فرصت میں اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دیا اور اس معاملے میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کی۔

محکمہ اقلیتی امور ومدرسہ تعلیم، مغربی بنگال کے تحت جو ادارے آتے ہیں مثلاً مغربی بنگال اردو اکاڈمی، حج ہاؤس، وقف بورڈ، اقلیتی کمیشن، مغربی بنگال اقلیتی ترقیاتی ومالیاتی کارپوریشن اور عالیہ یونیورسٹی یہ سب ان پانچ سالوں میں جتنے فعال اور متحرک رہے ہیں اس سے پہلے کبھی نہیں رہے۔میں خود اردو اکاڈمی سے وابستہ رہا ہوں۔ہم نے پانچ سالوں میں جتنے کام کئے ہیں اتنا اکاڈمی نے پچھلے تیس سالوں میں نہیں کیا تھا۔یہ بات اردو دنیا کا ہر آدمی جانتا ہے کہ اس وقت ہندوستان میں جتنی ریاستی اردو اکاڈمیاں ہیں ان میں مغربی بنگال اردو اکاڈمی اپنے کاموں کی وجہ سے سب سے آگے ہے۔اور یہ یقیناً اسی لئے ہے کہ چیئرپرسن اردو اکاڈمی ممتا بنرجی نے ہمیشہ یہ تاکید کی کہ آپ لوگ زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر کام کرتے جایئے، حکومت ہر طرح کا تعاون دینے کیلئے ہمیشہ تیار ہے۔اسی طرح عالیہ یونیورسٹی کو اس قلیل مدت میں جو قیمت، وسعت اور خوبصورتی دی گئی ہے اس کو بھلانا بھی کسی حال میں ممکن نہیں ہے۔

وزیر اعلیٰ مغربی بنگال ممتا بنرجی کا یہ کارنامہ بھی ناقابل فراموش ہے کہ انہوں نے ترانۂ ہند 'سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا' کیلئے علامہ اقبال کو بعد از مرگ ایوارڈ پیش کر کے اردو دوستی اور اقبال نوازی کا ایک بے مثال نمونہ پیش کیا۔یہ ایوارڈ علامہ اقبال کے پسرزادے ولید اقبال نے خود یہاں آ کر ان کے ہاتھوں سے وصول کیا۔عظیم ہندوستان کے اوپر اقبال کا یہ ایک بڑا قرض تھا جسے پورے ملک کی جانب سے ممتا بنرجی نے ادا کر کے تاریخ میں ہندوستان کو شرمندہ وشرمسار ہونے سے بچالیا۔مشہور غزل گلوکار غلام علی کو جب ممبئی میں صرف اس لئے شیوسینا کے ممبروں نے مظاہرۂ فن سے روک دیا کہ وہ مسلمان ہیں، پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں اور اردو غزلیں گاتے ہیں تو ممتا بنرجی نے انہیں بطور خاص کلکتہ مدعو کیا اور سلطان احمد صاحب (چیئرمین مغربی بنگال اقلیتی ترقیاتی ومالیاتی کارپوریشن) کی نگرانی میں انہیں یہاں اردو غزلیں سنانے کا موقع فراہم کیا اور یہ اعلان کیا کہ ہندوستان میں جمہوریت اور رواداری ابھی زندہ ہے۔

ریاستی اسمبلی الیکشن کا سلسلہ جاری ہے۔ہر ذمہ دار آدمی پر فرض ہے کہ وہ اپنے حق رائے دہی کا استعمال کرے اور اپنا ووٹ ضائع نہ ہونے دے۔یہ مقابلہ دراصل ممتا اور مودی کا مقابلہ ہے۔جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مغربی بنگال میں گجرات کے سابق وزیر اعلیٰ نریندر مودی کی حکومت قائم نہ ہونے پائے انہیں چاہئے کہ وہ سیکولر، انصاف پسند اور اقلیت نواز ممتا بنرجی کا ہاتھ مضبوط کریں۔فی الوقت یہی سیدھا اور مناسب راستہ ہے۔